ہفت وار رسالہ: 480
WEEKLY BOOKLET: 480

امیرِ اہلِ سنّت کی کتاب "عاشقانِ رسول کی 130 حکایات" سے ایک قسط

حیوانات و جِنّات کے واقِعات

(صفحات: 16)

چمکیلا سانپ	02
باغ کے جِنّات	06
طوافِ کعبہ کرنے والا اونٹ	11
کبوتروں کی آستانۂ محبوب سے محبّت	16

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال
محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

حیوانات و جِنّات کے واقِعات (1)

دعائے عطّار: یااللہ پاک! جو کوئی 16 صفحات کا رسالہ "حیوانات و جِنّات کے واقِعات" پڑھ یا سُن لے اُس کی مُوذی جانوروں اور شریر جِنّات سے حفاظت فرما اور اُس کو ماں باپ سمیت بے حساب بخش دے۔ اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

دُرُود شریف کی فضیلت

حضرتِ عبدُ الرّحمٰن بن عَوف رضی اللہُ عنہ سے روایت ہے کہ بی بی آمِنہ کے لال صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ایک مرتبہ باہَر تشریف لائے تو میں بھی پیچھے ہو لیا۔ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ایک باغ میں داخِل ہوئے اور سجدے میں تشریف لے گئے۔ سجدے کو اتنا طویل کر دیا کہ مجھے اندیشہ ہوا کہیں اللہ پاک نے رُوحِ مبارَک قبض نہ فرمالی ہو۔ چُنانچِہ میں قریب ہو کر بَغور دیکھنے لگا۔ جب سرِ اقدس اُٹھایا تو فرمایا: "اے عبدُ الرّحمٰن! کیا ہوا؟" میں نے اپنا خَدشہ ظاہِر کر دیا تو فرمایا: جبرئیلِ امین (علیہ السّلام) نے مجھ سے کہا: "کیا آپ کو یہ بات خوش نہیں کرتی کہ اللہ پاک فرماتا ہے کہ جو تم پر دُرُودِ پاک پڑھے گا میں اس پر رَحمت نازِل فرماؤں گا اور جو تم پر سلام بھیجے گا میں اُس پر سلامتی اُتاروں گا۔" (مسند امام احمد، 1/406، حدیث: 11662)

زمانے والے ستائیں، دُرودِ پاک پڑھو جہاں کے غم جو رُلائیں، دُرودِ پاک پڑھو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللہُ علٰی مُحَمَّد

---

1 ... یہ مضمون امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ کی کتاب "عاشقانِ رسول کی 130 حکایات" کے صفحہ 166 تا 184 سے لیا گیا ہے۔

www.dawateislami.net

کعبۂ مُشرَّفہ کا طواف کرنے والی جنّ عورَتیں

مشہور صَحابی حضرتِ عبدُ اللہ بن زُبیر رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک رات چند عورَتوں کو طوافِ کعبہ کرتا دیکھ کر میں وَرطۂ حیرت میں ڈوب گیا! (کیونکہ وہ عام عورَتوں کی طرح نہیں تھیں) جب وہ فارِغ ہوئیں تو باہَر نکل گئیں۔ میں اُن کے تَعاقُب میں روانہ ہوا، وہ چلتی رہیں یہاں تک کہ وہ ایک وِیران جنگل میں داخِل ہو گئیں، وہاں کچھ مُعَمَّر (مُ۔ عم۔ مَر۔ یعنی بڑی عمر کے) افراد بیٹھے تھے، اُنہوں نے مجھ سے پوچھا: "اے اِبنِ زُبیر! آپ یہاں کیسے آگئے؟" میں نے جواب دینے کے بجائے اُن سے سُوال کر دیا: "آپ لوگ کون ہیں؟" اُنہوں نے کہا: "ہم جِنّات ہیں۔" میں نے اپنے تَعاقُب اور اِس کا سبب بیان کیا، اُنہوں نے کہا: "یہ ہماری عورَتیں (یعنی جِنّیاں) ہیں۔ اے ابنِ زُبیر! آپ کھانے میں کیا پسند فرمائیں گے؟" میں نے کہا: "تازہ پکّی کھجوریں۔" حالانکہ اُس وَقت مکۂ مکرَّمہ میں تازہ کھجور کا کہیں نام و نشان نہ تھا۔ لیکن وہ میرے پاس پکّی تازہ کھجوریں لے آئے۔ جب میں کھا چکا تو کہا: "جو بچ گئی ہیں اُنہیں ساتھ لے جایئے۔" حضرت عبدُ اللہ اِبنِ زُبیر رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے وہ بچی ہوئی کھجوریں اُٹھائیں اور گھر واپس آگیا۔ (لقط المرجان فی احکام الجان، ص247)

اللہ پاک کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

غمِ حیات ابھی راحتوں میں ڈَھل جائیں　　تِری عطا کا اشارہ جو ہو گیا یاربّ

(وسائل بخشش، ص96)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللہُ علٰی مُحَمَّد

چمکیلا سانپ

حضرتِ عَطا بن اَبی رَباح رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرتِ عبدُ اللہ بن عَمرو رضی اللہُ عنہما

www.dawateislami.net

مسجدِ حرام میں موجود تھے کہ ایک سفید اور سیاہ رنگ کا چمکیلا سانپ آیا، اس نے بیتُ اللہ شریف کا طواف کیا پھر وہ "مقامِ ابراہیم" کے پاس آیا اور گویا نَماز ادا کر رہا تھا تو حضرتِ عبدُ اللہ بن عَمرو رضی اللہُ عنہما اُس کے پاس آکر کھڑے ہوگئے اور فرمایا: "اے سانپ! شاید تم نے عُمرے کے ارکان پورے کرلئے ہیں اور اب میں تمہارے بارے میں یہاں کے ناسمجھ لوگوں سے ڈرتا ہوں (یعنی کہیں وہ تمہیں اصلی سانپ سمجھ کر مار نہ ڈالیں لہٰذا تم یہاں سے جلدی چلے جاؤ)۔" چُنانچِہ وہ گھوما اور آسمان کی طرف اُڑ گیا۔(لقط المرجان فی احکام الجان، ص101)

اللہ پاک کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

کردے حج کا شَرَف عطا یاربّ — سبز گنبد بھی دے دِکھا یاربّ
یہ تِری ہی تو ہے عنایت کہ — مجھ کو مکے بُلا لیا یاربّ

(وسائل بخشش، ص87)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللہُ علٰی مُحَمَّد

سانپ نُما جنّ نے حَجرِ اَسوَد چُوما

حضرتِ ابوزُبیر رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: حضرتِ عبدُ اللہ بِن صَفوان رحمۃُ اللہِ علیہ بیتُ اللہ شریف کے قریب بیٹھے تھے کہ "عراقی دروازے" سے اچانک ایک سانپ داخِل ہوا اور خانۂ کعبہ کا طواف کیا پھر حَجرِ اَسود کے پاس آیا اور اُسے چُوما۔ حضرتِ عبدُ اللہ بِن صَفوان رحمۃُ اللہِ علیہ نے اُس سے فرمایا: "اے جِنّ! اب آپ نے اپنا عمرہ ادا کرلیا ہے، ہمارے بچے خوفزدہ ہیں لہٰذا آپ واپس چلے جایئے۔" چُنانچِہ وہ جس طرف سے آیا تھا اُسی طرف سے واپس چلا گیا۔(لقط المرجان فی احکام الجان، ص100)

www.dawateislami.net

اللہ پاک کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

شَرَف دے حج کا مجھے بَہرِ مُصطفٰے یارَبّ روانہ سُوئے مدینہ ہو قافلہ یاربّ

(وسائلِ بخشش، ص94)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللہُ علٰی مُحَمَّد

پانی کی طرف رہنمائی کرنے والا جنّ

مسلمانوں کے تیسرے خلیفہ، حضرتِ عثمانِ غنی رضی اللہُ عنہ کے دَورِ خلافت میں عاشقانِ رسول کا ایک قافلہِ حج کے ارادے سے نکلا، انہیں راستے میں پیاس لگی، ایک کنواں نظر آیا مگر اس کا پانی کھارا تھا۔ لہٰذا وہ آگے بڑھ گئے، حتّٰی کہ شام ہوگئی لیکن پانی نہ ملا۔ قافلہ رات بھر چلتا رہا یہاں تک کہ ایک کھجور کے دَرَخْت کے پاس پہنچا، یکایک ایک سیاہ فام موٹا آدَمی نُمودار ہوا، اُس نے کہا: اے قافلے والو! میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو فرماتے سنا ہے: ”جو شخص اللہ پاک اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اُسے چاہئے کہ وہ مسلمان بھائیوں کیلئے وُہی پسند کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے اور مسلمان بھائیوں کے لیے وہ چیز ناپسند کرے جو اپنے لئے ناپسند کرتا ہے۔“ تم لوگ یہاں سے آگے بڑھو، ایک ٹیلا آئے گا پھر اپنی دائیں جانب مُڑ جانا وہاں تمہیں پانی مل جائے گا۔ ان میں سے کسی نے کہا کہ اللہ کی قسم! میرے خیال میں یہ شیطان ہے، دوسرے شخص نے تردید کرتے ہوئے کہا: ”شیطان اِس قسم کی باتیں نہیں کرتا، یہ کوئی مسلمان جِنّ ہے۔“ بَہَرحال وہ لوگ چل پڑے اور اُس جنّ کی نشاندہی کے مطابق پانی تک پہنچ گئے۔

(لقط المرجان فی احکام الجان، ص109 ملخّصاً)

www.dawateislami.net

کسی کے ہاتھ نے مجھ کو سہارا دیدیا ورنہ
کہاں میں اور کہاں یہ راستے پیچیدہ پیچیدہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

غوثِ اعظم رحمۃُ اللہِ علیہ کے قافلۂ حج کا پُر اَسرار جوان

شہنشاہِ بغداد، حُضورِ غوثِ پاک حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ ایک بار اپنے مریدین کا قافلہ لئے حج کے لئے روانہ ہوئے، جب یہ قافلہ کسی منزل پر اترتا تو سفید کپڑے میں ملبوس ایک پُر اَسرار جوان کہیں سے آجاتا، وہ اُن کے ساتھ کھاتا پیتا نہیں تھا۔ حُضور غوثِ اعظم رحمۃُ اللہِ علیہ نے اپنے مُریدوں کو وَصِیَّت (یعنی تاکید) فرمائی تھی کہ وہ اِس "جوان" سے بات چیت نہ کریں۔ قافلہ مکۂ مکرمہ میں داخِل ہوا اور ایک گھر میں قیام پذیر ہو گیا۔ جب یہ حُجّاجِ کرام گھر سے نکلتے تو وہ پُر اَسرار جوان گھر کے اندر داخِل ہو جاتا اور جب یہ داخِل ہوتے تو وہ باہَر نکل جاتا۔ ایک مرتبہ سب لوگ نکل گئے لیکن قافلے کے ایک حاجی صاحِب بیتُ الْخلا (wash room) میں رہ گئے، اِسی دَوران وہ پُر اسرار جوان گھر میں داخل ہوا تو اُسے کوئی نظر نہیں آیا۔ اُس نے تھَیلی کھولی اور ایک گدَّر (یعنی اَدھ پکّی کھجور) نکال کر کھانے لگا۔ جب وہ حاجی صاحِب بیتُ الخلا سے نکلے اور اُن کی نظر اُس پُر اَسرار جوان پر پڑی تو وہ وہاں سے چلا گیا۔ اس کے بعد پھر کبھی قافلے والوں کے پاس نہیں آیا۔ جب اُن حاجی صاحِب نے سرکارِ غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کو اِس حیرت انگیز بات کی خبر دی تو فرمایا: یہ پُر اسرار جوان ان جِنّوں میں سے ہے جنہوں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے قرآنِ مجید سنا ہے۔

(لفظ المرجان، ص239)

اللہ پاک کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللّٰہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

www.dawateislami.net

جِنّ و انسان و مَلَک کو ہے بھروسا تیرا　　سَرورا مَرجِعِ کُل ہے درِ والا تیرا
(ذوقِ نعت، ص23)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

باغ کے جِنّات

حضرتِ ابو اسحٰق ابراہیم خَوَّاص رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ہمارا قافلہ سُوئے حرم رَواں دَواں تھا، کسی سبب سے میں قافلے سے الگ ہو گیا اور مسلسل تین شبانہ روز چلتا رہا، اس دَوران مجھے نہ بھوک لگی نہ پیاس، نہ ہی کوئی حاجت پیش آئی۔ آخِر کار میں ایک ہَرے بھرے لہلاتے گلشن میں جا نِکلا، وہاں خوب پھلدار دَرَخت تھے، ہر طرف خوشبودار پھول کِھلے تھے اور بیچ میں ایک چھوٹا سا تالاب تھا۔ میں نے اپنے دل میں کہا: یہ تو گویا جنّت ہے۔ اچانک خوش پوش باعمامہ افراد کا ایک گروہ آ گیا، انہوں نے مجھے سلام کیا، میں نے جواب دیا، میرے دل میں خیال گزرا۔ ہو نہ ہو یہ جِنّات ہیں کہ یہ سرزمین ہی عجیب و غریب ہے۔ اِتنے میں ان میں سے ایک شخص بولا: ”ہم قومِ جِنّات میں سے ہیں، ہمارا ایک مسئلے میں باہَم اختِلاف ہو گیا ہے۔ ہم نے لیلۃُ الجِنّ میں اللہ پاک کا مُقدَّس کلام بَزبانِ شاہِ خیر الانام صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سننے کا شَرَف حاصِل کیا ہے اور اُسی پاک کلام کی وجہ سے تمام دُنْیَوی کام ہم سے لے لئے گئے اور اللہ پاک کی مَشِیَّت (مرضی) سے اِس جنگل میں یہ تالاب ہمارا مقام بنا دیا گیا ہے۔ میں نے دریافت کیا کہ میں نے اپنا حج کا قافلہ جہاں چھوڑا ہے، وہ جگہ یہاں سے کتنی دُور ہے؟ یہ سن کر ان میں سے ایک مسکرایا اور کہنے لگا: ”اے ابو اِسحٰق! اللہ پاک ہی کیلئے اَسرار و عجائبات ہیں، جہاں اِس وَقت آپ ہیں، ایک جوان کے سوا آج تک کوئی نہیں آیا اور وہ بھی یہیں وفات پا گیا،“ یہ کہہ کر اُس نے ایک طرف اشارہ کر کے بتایا: ”وہ رہا اِس کا

www.dawateislami.net

مزار۔" وہ مزار تالاب کے کَنارے تھا اور اُس کے اِرْد گِرد ایسے خوش نُما و خوشبودار پھول کِھلے ہوئے تھے جو اس سے پہلے میں نے کبھی نہ دیکھے تھے۔ بات جاری رکھتے ہوئے اُس جِنّ نے کہا: "آپ کے اور قافلے کے درمیان اِتنے اِتنے مہینے کی مَسافت (یعنی فاصِلہ) ہے۔" حضرتِ ابو اسحٰق ابراہیم خَوّاص رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: "میں نے اُن جِنّات سے کہا: "مجھے اُس مرحوم جوان کے بارے میں کچھ بتایئے۔" تو ایک نے کہا: "ہم یہاں تالاب کے کَنارے بیٹھے ہوئے "مَحبّت" کا تذکِرہ کر رہے تھے، ہماری گفتگو جاری تھی کہ اچانک ایک جوان ہمارے پاس آیا اور اُس نے سلام کیا۔ ہم نے سلام کا جواب دیا اور اس سے دریافت کیا: "اے جوان! تم کہاں سے آئے ہو؟" بولا: نیشاپور کے ایک شہر سے۔" ہم نے پوچھا: "تم وہاں سے کب نکلے تھے؟" اُس نے جواب دیا: "سات دن قَبل۔ ہم نے پوچھا: "اپنے وطن سے نکلنے کی وجہ؟" کہا: "اللہ پاک کا یہ فرمان:

وَ اَنِیْبُوْۤا اِلٰى رَبِّكُمْ وَ اَسْلِمُوْا لَهٗ مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿۵۴﴾ (پ24، الزمر:54)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور اپنے رب کی طرف رجوع لاؤ اور اس کے حضور گردن رکھو قبل اس کے کہ تم پر عذاب آئے پھر تمہاری مدد نہ ہو۔

ہم نے اُس سے کچھ اور بھی سوالات کئے جن کے جوابات دیتے دیتے اُس نے یکایک ایک زوردار چیخ ماری اور اُس کی روح قَفَسِ عُنْصُری سے پرواز کر گئی۔ ہم نے اُسے یہاں دَفن کر دیا اور یہ اس کا مَزار ہے (اللہ اُس سے راضی ہو)۔ حضرتِ ابراہیم خَوّاص رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میں مرحوم جوان کے اَوصاف سُن کر بہت متأثر (مُ۔تَ۔اَثْ۔ثِر) ہوا اور عقیدت سے

www.dawateislami.net

میں مزار شریف کے قریب گیا تو اُس کے سرہانے نرگس کے پُھولوں کا ایک بہت بڑا گلدَستہ رکھا تھا اور یہ عبارت لکھی ہوئی تھی "هٰذَا قَبْرُ حَبِيْبِ الله قَتِيْلِ الْغَيْرَةِ" یعنی یہ اللہ پاک کے دوست کی قبر ہے اسے "غیرت" نے قتل کیا ہے۔ اور ایک وَرَق پر "اَلْاِ نَابَة" کا معنٰی لکھا تھا۔ پھر جِنّات نے مجھ سے اُس آیت کی تفسیر پُوچھی تو میں نے بیان کر دی۔ وہ بہت خوش ہوئے اور ان کا آپسی اختِلاف و اِضطراب جاتا رہا اور کہنے لگے: ہمیں ہمارے مسئلے کا کافی وشافی جواب مِل گیا۔ حضرتِ ابراہیم خَوّاص رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: پھر مجھے نیند آگئی، جب بیدار ہوا تو (مکّۂ مکرّمہ) میں تَنْعِیم کے مقام پر حضرتِ عائشہ صِدّیقہ رضی اللہُ عنہا کی مسجد کے پاس اپنے آپ کو پایا اور میرے پاس ایک "پُھولوں کا گلدستہ" موجود تھا جو سال بھر تَرو تازہ رہا پھر کچھ عرصے بعد وہ خود بخود غائب ہو گیا۔ (لقط المرجان، ص240 ملخصًا)

اللہ پاک کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

تَمنّا ہے درختوں پر ترے روضے کے جا بیٹھے
قَفَس جس وقت ٹوٹے طائرِ روح مُقیَّد کا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللہُ علٰی مُحَمَّد

عجیب وغریب چھوٹا سا پرندہ

حضرتِ وَہب اور حضرتِ حَسَن بَصری رحمۃُ اللہِ علیہما کی ہر سال حج کے موسِمِ بَہار میں مسجدِ خَیف شریف کے اندر ملاقات ہوا کرتی تھی۔ ایک شب جب کہ بِھیڑ چَھٹ چکی تھی اور اکثر حُجّاجِ کِرام سو چکے تھے، البتّہ بعض حُجّاجِ کرام ان دونوں حضرات کے ساتھ دِینی گفتگو کر رہے تھے، یَکایَک ایک عجیب وغریب چھوٹا سا پرندہ آیا اور حضرتِ وَہب رحمۃُ اللہِ علیہ کی

www.dawateislami.net

ایک جانب حلقے میں بیٹھ گیا اور سلام کیا، حضرتِ وَہب رحمۃُ اللہِ علیہ نے اُس کے سلام کا جواب دیا اور پوچھا: تم کون ہو؟ اُس نے جواب دیا: میں ایک مسلمان جِنّ ہوں۔ پوچھا: کہئے کیسے آنا ہوا؟ بولا: ''کیا آپ یہ پسند نہیں فرماتے کہ ہم آپ کی مجلس میں بیٹھیں اور عِلم حاصِل کریں!'' ہمارے اندر آپ سے روایات بیان کرنے والے بہت سے جِنّات ہیں، ہم آپ حضرات کے ساتھ بہت سے کاموں میں شریک ہوتے ہیں مثلاً نماز، بیماروں کی عِیادت، نَمازِ جنازہ اور حج و عمرہ وغیرہ نیز آپ سے علم حاصل کرتے اور قرآنِ کریم کی تلاوت سنتے ہیں۔ (کتاب الھواتف لابن ابی الدنیا، 2/526، رقم:177) اللہ پاک کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

عالَمِ وَجد میں رَقصاں مِرا پَر پَر ہوتا
کاش! میں گُنبدِ خَضرا کا کبوتر ہوتا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللہُ علٰی مُحَمَّد

حیوانات کے 9 واقعات

دَرِندہ بھی تابع ہو گیا

حضرتِ سفیان ثَوری رحمۃُ اللہِ علیہ اور حضرت شَیْبان راعی رحمۃُ اللہِ علیہ دونوں حج کے ارادے سے نکلے تو ان کے سامنے ایک درِندہ آ گیا۔ حضرتِ سفیان ثَوری رحمۃُ اللہِ علیہ نے حضرتِ شیبان راعی رحمۃُ اللہِ علیہ سے فرمایا: ''کیا آپ اِس دَرِندے کو نہیں دیکھ رہے؟'' تو انہوں نے فرمایا: ''ڈریئے مت۔'' پھر حضرت شیبان راعی رحمۃُ اللہِ علیہ نے اُس کا کان پکڑ کر دبایا تو وہ دُم ہِلانے لگا، آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے اُس کی دُم پکڑلی، اس پر حضرت سفیان ثَوری رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: کیا یہ ''شُہرت'' نہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا: ''اگر مجھے شُہرت کا

www.dawateislami.net

خوف نہ ہوتا تو میں اپنا زادِ راہ اِس کی پیٹھ پر لاد کر مکّۂ مکرَّمہ لے جاتا۔"

(الروض الفائق، ص103)

اللہ پاک کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

شیر کا خطرہ کیا شیر خود کانپ اُٹھا!
سامنے جب نبی کا غلام آگیا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللہُ علٰی مُحَمَّد

"کیا یہ شہرت نہیں؟" کی وضاحت

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سُبْحٰنَ اللہ! دَرِندے بھی اللہ والوں کے تابِع ہو جاتے ہیں۔ اِس واقعے میں مشہور تابِعی بُزُرگ زبردست عالِم و مُحَدِّث سفیان ثَوری رحمۃُ اللہِ علیہ کا سوال کرنا لوگوں کو حضرت شیبان راعی رحمۃُ اللہِ علیہ کے بارے میں حُبِّ جاہ کے تعلّق سے بدگمانی سے بچانے کیلئے تھا اور اِس سوال کا انہوں نے بھی کیا خوب جواب ارشاد فرمایا۔ بَہر حال یہ بڑوں کی باتیں ہیں یہ حضرات اِخلاص کے پیکر ہُوا کرتے تھے اور ایک دوسرے کی باطِنی اصلاح کا خیال رکھا کرتے تھے۔

شیر نے راستہ بتایا

حضرت سفینہ رضی اللہُ عنہ رُوم کی سرزمین میں اسلامی لشکر سے بِچھڑ گئے اور لشکر کی تلاش میں دوڑتے ہوئے چلے جارہے تھے کہ اچانک جنگل سے ایک شیر نکل کر ان کے سامنے آگیا، آپ رضی اللہُ عنہ نے بُلند آواز سے فرمایا: "یَا اَبَا الْحَارِثِ! اَنَا مَوْلٰی رَسُولِ اللہ" اے ابو الحارث! (یہ شیر کی کُنیت ہے) میں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا غلام ہوں اور میرا مُعاملہ

www.dawateislami.net

یہ ہے کہ میں لشکرِ اسلام سے الگ پڑ گیا ہوں اور لشکر کی تلاش میں ہوں۔ یہ سُن کر شَیر دُم ہلاتا ہوا ان کے پہلو میں آکر کھڑا ہو گیا اور برابر اُن کو اپنے ساتھ میں لئے ہوئے چلتا رہا یہاں تک کہ یہ لشکرِ اسلام میں پہنچ گئے تو شیر واپس چلا گیا۔(مشکاۃ،2/400،حدیث:5949)

شیر کا خطرہ کیا شیر خود کانپ اٹھا!
سامنے جب نبی کا غلام آگیا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

قرآنِ کریم کی تعظیم کرنے والے بندر کا واقعہ

مکتبۃُ المدینہ کی 561 صفحات کی کتاب "ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت" 477 تا 478 پر میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت، مُجدِّدِ دین وملّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ کا ارشاد ہے: ایک مرتبہ ننھے میاں (یعنی سرکار اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ کے سب سے چھوٹے بھائی علّامہ محمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ) اپنی چھت پر قرآنِ عظیم پڑھ رہے تھے، سامنے دیوار پر ایک بندر بیٹھا تھا، یہ کسی کام کو اٹھ کر گئے، بندر دوڑتا ہوا سامنے دیوار پر گزرا اور اُس پار جانا چاہتا تھا جیسے ہی قرآنِ عظیم کے مُحاذات پر (یعنی سامنے) آیا، قرآنِ عظیم کو سجدہ کیا اور اپنی راہ چلا گیا۔

چاند شَق ہو پیڑ بولیں جانور سجدے کریں
بارَکَ اللہ مَرجَعِ عالَم یہی سرکار ہے
(حدائقِ بخشش، ص176)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

بارگاہِ رسالت میں اِستِغاثہ

ایک پاکستانی حاجی صاحِب مدینۂ منوّرہ میں حاضِر ہوئے جس مکان میں مقیم ہوئے

www.dawateislami.net

وہاں ایک بِلّی رہتی تھی جو روزانہ اُن کے قریب آتی اور وہ اُس سے پیار کرتے، حاجی صاحِب کے مَن میں مدینے کی بِلّی خوب سَما گئی تھی اور انہوں نے اُسے پاکستان لے جانے کی نیّت کرلی تھی۔ بَتَمام حفاظت لے جانے کیلئے انہوں نے ایک پنجرے کی بھی ترکیب بنالی تھی، جب ہجرِ مدینہ کی جاں سوز گھڑیاں قریب آئیں، اور مدینے کی آخری رات آگئی تو حاجی صاحب نے بارگاہِ رسالت میں اَلوَداعی سلام پیش کیا اور گھر آکر لیٹ گئے۔ خواب میں جنابِ رسالتِ مآب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے کرم فرمایا، لَبہائے مُبارَکہ کو جُنْبِش ہوئی، رَحمت کے پھول جَھڑنے لگے، الفاظ کچھ یوں ترتیب پائے: ”آپ خیریت سے رخصت ہوں گے مگر میری بِلّی کو ساتھ نہ لے جانا، یہ کئی دن سے روزانہ میرے دربار میں حاضِر ہو کر عرض کرتی ہے: مجھے بچالیجئے! مدینہ چُھوٹ رہا ہے۔“ (مدینۃ الرسول، ص419 ملخصًا)

سببِ وُفُورِ رَحمت مِری بے زَبانیاں ہیں
نہ فُغاں کے ڈھنگ جانوں نہ مجھے پکار آئے
(ذوقِ نعت، ص242)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

ہِرنی کی پکار بحُضُور شہنشاہِ ابرار

تمام مسلمانوں کی پیاری پیاری امی جان حضرتِ اُمّ سلمہ رضی اللہُ عنہا سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم صحرا میں تھے۔ اچانک کسی نے پکارا: یَارَسُولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے مُتَوَجِّہ ہو کر دیکھا مگر کوئی نظر نہ آیا۔ پھر دوسری طرف مُتَوَجِّہ ہو کر دیکھا تو بندھی ہوئی ایک ہِرنی نظر آئی اُس نے عَرض کی: اُدْنُ مِنِّیْ یَارَسولَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! یعنی یَارَسُولَ اللہ! میرے قریب تشریف

www.dawateislami.net

لایئے۔ اللہ پاک کے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے قریب تشریف لاکر فرمایا: مَاحَاجَتُكِ؟ یعنی تیری کیا حاجت ہے؟ ہرنی بولی: اس پہاڑ میں میرے دو بچے ہیں، آپ مجھے کھول دیجئے، میں ان دونوں کو دودھ پِلا کر آپ کی خدمت میں حاضِر ہو جاؤں گی۔ فرمایا: کیا تُو ایسا کرے گی؟ ہرنی نے عرض کی: اگر میں ایسا نہ کروں تو اللہ پاک مجھے عِشَار کا عذاب دے۔ (عشار ایسی حامِلہ اونٹنی کو کہتے ہیں جس کا دس ماہ گزر جانے کے بعد بھی بچّہ باہَر نہ آئے، اور اس بے چاری پر بوجھ لادا جائے جس کے سبب وہ تکلیف سے خوب بِلبِلائے، چیخے چِلّائے) تو خاتَمُ الْمُرْسَلِیْن صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اسے کھول دیا اور اس نے جاکر اپنے بچّوں کو دودھ پلایا اور اِس کے بعد وہ آگئی اور حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اسے باندھ دیا۔ اتنے میں اعرابی بیدار ہوگیا اور اس نے دیکھ کر عَرض کی: یَارَسُولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! آپ کو کوئی کام ہے؟ فرمایا: ہاں اِس ہِرنی کو چھوڑ دے۔ اُس نے اُسے چھوڑ دیا۔ وہ چوکڑیاں بھرتی ہوئی جارہی تھی اور یہ کہہ رہی تھی: اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللہ وَاَنَّكَ رَسُوْلُ اللہ (میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور بیشک آپ اللہ کے رسول ہیں)۔

(معجم کبیر، 23/331، حدیث 763، الخصائص الکبریٰ، 2/101)

ہاں یہیں کرتی ہیں چڑیاں فریاد ہاں یہیں چاہتی ہے ہِرنی داد
اِسی در پر شُترانِ ناشاد گِلۂ رنج و عَنا کرتے ہیں

(حدائقِ بخشش، ص113)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللہُ علٰی مُحَمَّد

اُونٹ نے طوافِ کعبہ کیا اور پھر۔۔۔

815ھ کا واقِعہ ہے، ایک اونٹ اپنے مالِک سے خود کو چُھڑا کر بھاگ کھڑا ہوا، یہاں

www.dawateislami.net

تک کہ مکّۂ مکرّمہ پہنچا اور سیدھا مسجدُ الحرام میں داخِل ہو گیا، لوگ پکڑنے دوڑے مگر کسی کے ہاتھ میں نہ آیا، اُس نے کعبۂ مُشَرَّفَہ کے گِرد سات چکّر لگائے پھر حجرِ اَسوَد پر اپنے ہونٹ رکھ دیئے، اِس کے بعد میزابِ رَحمت کے سامنے کھڑا ہوگیا، اُس کی آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو گر رہے تھے، اِسی طرح روتے روتے وہ زمین پر آرہا اور اُس کا دَم نکل گیا۔ لوگوں نے اُسے بَصَد احترام اُٹھایا اور صَفا و مَروہ کے درمیان دفنا دیا۔ (کتاب الحج، ص114 ملخصًا) (اُس دور میں آج کل کی طرح کا مُعاملہ نہ تھا وہاں تدفین ممکن تھی چُنانچِہ شاہ عبد العزیز مُحدِّث دِہلوی رحمۃُ اللہِ علیہ نے بُستانُ المُحدِّثین صفحہ 298 پر لکھا ہے: مشہور مُحدِّث حضرت امام نَسائی رحمۃُ اللہِ علیہ صفا و مَروہ کے درمیان مدفُون ہیں) اللہ پاک کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

تَصدُّق ہو رہے ہیں لاکھوں بندے گِرد پھر پھر کر
طوافِ خانۂ کعبہ عَجَب دِلچسپ منظر ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللہُ علٰی مُحَمَّد

اُونٹوں نے آقا کو سجدہ کیا

غَیْلان بِن سَلَمہ ثَقَفِی رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: ہم ایک سفر میں مدینے کے تاجْوَر صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ہمراہ تھے، ہم نے ایک عجیب بات دیکھی (اور وہ یہ کہ) ہم ایک منزِل میں اُترے، وہاں ایک شخص نے حاضِر ہو کر عَرض کی: یا نبیَ اللہ! میرا ایک باغ ہے کہ میری اور میرے عِیال کی وُہی وجہِ مَعاش (یعنی گُزر بَسر کا ذَرِیعہ) ہے اس میں میرے دو شُتَر (یعنی دو اُونٹ) آبکَش (کنویں سے پانی کھینچنے والے) تھے، دونوں مَست ہو گئے نہ اپنے پاس آنے دیں نہ باغ میں قدم رکھنے دیں، کسی کی طاقت نہیں کہ قریب جائے۔ حُضُورِ انور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم مَع

www.dawateislami.net

صَحابۂ کرام (علیہمُ الرّضوان) اُٹھ کر اُس کے باغ کو گئے۔ فرمایا: کھول دے، عَرض کی، یا نبیَ اللہ! ان کا مُعامَلہ اس سے سخت تَر ہے، فرمایا: کھول، دروازے کو جُنْبِش (یعنی حَرَکت) ہونی تھی کہ دونوں (اُونٹ) شور کرتے ہَوا کی طرح جَھپٹے دروازہ کُھلا اور اُنہوں نے جب حُضُورِ اَقْدَس صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو دیکھا فوراً سجدے میں گِر پڑے! حُضُور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اُن کے سر پکڑ کر مالِک کے سِپُرد کر دیئے اور فرمایا: ''اِن سے کام لے اور چارا بخوبی دے۔'' حاضِرین نے عَرض کی: یا نبیَ اللہ! چَوپائے حُضُور کو سجدہ کرتے ہیں تو حُضُور کے سبب ہم پر اللہ کی نعمت تو بہتر ہے، اللہ نے گمراہی سے ہم کو راہ دِکھائی اور حُضُور کے ہاتھوں پر ہمیں دنیا و آخِرت کے مُہلِکوں (یعنی ہلاک کرنے والی چیزوں) سے نَجات دی، کیا حُضُور ہم کو اجازت نہ دیں گے کہ ہم حُضور کو ''سجدہ'' کریں؟ نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: سجدہ میرے لئے نہیں، وہ تو اُسی زندہ کے لئے ہے جو کبھی نہ مرے گا، اُمّت میں کسی کو سجدے کا حکم دیتا تو عورت کو سجدۂ شوہر کا۔ (دلائل النبوۃ، ص228)

مَلک و جِنّ و بَشَر پڑھتے ہیں کلمہ اُن کا　　جانور سَنگ و شَجَر کرتے ہیں چَرچا اُن کا

(قبالۂ بخشش، ص57)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

غمِ مصطَفٰے میں جان دینے والے دو بے زَبان

سلطانِ دوجہان صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے وِصالِ ظاہِری کے سبب اِنْس و جان کے ساتھ ساتھ بے زَبان حیوان بھی صدمے سے دوچار ہوئے ﴿1﴾ ایک دراز گوش (یعنی گدھا) جس پر جنابِ محبوبِ باری صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اکثر سُواری فرمایا کرتے تھے، فَرطِ غم سے بے تاب ہو کر اُس نے ایک کُنوئیں میں چھلانگ لگا کر جان دے دی ﴿2﴾ سَرورِ انبیا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

www.dawateislami.net

کی خاص اُونٹنی بھی دیدارِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے بِغیر بے قرار رہنے لگی، کھانا پینا چھوڑ دیا اور اِس طرح اُس نے بھی بھوک پیاس سے جان دے دی۔ (مدارِجُ النبوت، حصہ:2، ص444)

اُن کے در پر موت آجائے تو جی جاؤں حسنؔ　　اُن کے در سے دُور رہ کر زندگی اچّھی نہیں

(ذوقِ نعت، ص187)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

حرم شریف کے کبوتروں کی آستانۂ محبوب سے مَحبّت

قُطبِ مدینہ سیِّدی و مُرشِدی حضرتِ علّامہ مولانا ضِیاءُ الدّین احمد مَدَنی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ انتِظامیہ نے مسجدِ نبوی شریف کے حَرَمِ اَنور کو صاف سُتھرا رکھنے کے لیے فیصلہ کیا کہ حرم شریف میں کبوتروں کے لیے دانہ نہ ڈالا جائے، اِس طرح کبوتر دانے کی تلاش کے لیے دوسری جگہوں میں منتقل ہو جائیں گے۔ اِس حکم پر عمل کیا گیا اور کئی دن تک دانہ نہ ڈالا گیا مگر کبوتروں کی گنبدِ خَضرا سے محبت کا یہ عالَم تھا کہ بُھوک سے مَر رہے تھے مگر آستانۂ محبوب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم چھوڑنے کے لیے تیّار نہیں تھے۔ اہلِ مدینہ نے اپنی آنکھوں سے یہ عشق و مَحبّت بَھرا منظر دیکھا، پھر دُنیا میں یہ بات شُہرت پکڑ گئی تو لوگوں نے حکومت کو تار دیئے اور اِصرار کیا، تب حکومت نے پھر حَسبِ سابِق کبوتروں کو دانہ ڈالنا شروع کیا۔ (انوارِ قطبِ مدینہ، ص54 ملخصًا) اللہ پاک کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللّٰہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

وہ مدینے کے پیارے کبوتر　　جب نظر آئیں تُجھ کو بِرادر
اُن کو تھوڑے سے دانے کِھلا کر　　تُو سلام میرا رو رو کے کہنا

(وسائلِ بخشش، ص592)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

اگلے ہفتے کا رسالہ

01082658

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net